

میں اس تار ریشم کا نہیں ہے یہ رگ ابر بہار
 تمہید کے لائے گا تاب گراں باری گوہر سہرا
 ساتھ شائع ہم سخن منم ہیں غالب کے طرفدار نہیں
 ہوا تھا: دیکھیں۔ کہہ دے کوئی اس سہرے سے بڑھ کر سہرا

محسب الحکم حضرت سلطان غلام اللہ ملکہ، جو جناب نواب نجم الدولہ
 اسد اللہ خان غالب اور جناب خاقانی ہند ملک الشعراء شیخ
 محمد ابراہیم خاں ذوق بہ تقریب شادی میرزا جواں بخت بہادر
 مرشد زادہ آفاق، کے کچھ اشعار بہ سبیل مبارک بادی سہرا اس
 ہفتے میں حضور سلطانی میں سرور بار گزارنے تھے، مع چند اشعار
 علاوہ اس کے جو خاص نجم الدولہ بہادر نے پھر گزارنے واسطے
 حفظ و کیفیت اپنے ناظرین، اہل بصیرت و ماہرین و واقعین
 فصاحت و بلاغت کے بموجب ترتیب در پیش ہونے کے
 ہم بھی درج اخبار کرتے ہیں۔

صحیح یہی ہے کہ فرمائش بادشاہ کی نہیں، بیگم کی تھی اور اس سلسلے میں
 واسطہ حکیم احسن اللہ خاں تھے۔ بعض نے لکھا ہے کہ یہ سہرا سنہری کشتی
 میں رکھ کر بڑے تکلف سے گزارنا گیا تھا۔ میرزا کے لیے تو یہ اہتمام ممکن
 نہ تھا۔ غالباً سہرا باندھتے وقت سنہری کشتی میں لگا کر لائے تھے۔

”سہرا“ کی ردیف کے ساتھ میرزا غالب سے پیشتر کبھی کوئی نظم نہیں
 کہی گئی تھی، گویا اس صنف کے موجد وہی ہیں۔ بہادر شاہ ظفر کے تیسرے
 دیوان میں دو سہرے ہیں اور ان کی ردیف ”سہرا“ ہے۔

فشی امیر احمد صاحب علوی نے اپنی کتاب ”بہادر شاہ ظفر“ میں صرف
 ایک سہرے کا ذکر کیا ہے۔ ساتھ ہی فرمایا ہے کہ یہ سہرا شہزادہ جہانگیر یا
 شہنشاہ نے لکھا تھا۔